تشریح حقیقت و تحریک اصول مذہب رافضی مین کرتا ہون تا عوام تحیر مین پڑ جاوین چنانچہ بعض
اونکے بیان ہوتا ہو جو جو مکائد رافضی بنانے کے تحفہ اثنا عشریہ مین مرقوم ہین
اکثر کو یہ لوگ استعمال کرتے ہین ناظرین تحفہ پر ظاہر ہو جیسا کلیات دو بعض سے توہین تقلید
مذاہب اربعہ و انکار تراویح و حکم تعداد طلاق ثلثہ و توہین صحابہ کرام و فتوی دینا اماموں کا
واسطے بچاؤ کے اہل قرات پر و خطبہ جمعہ و عیدین مین سے نام صحابہ کبار کا نکال دینا اور
اپنے تئین مانند روافض کے محمدی کہنا اور دین محمدی کو مذہب محمدی قرار دینا اور معانی
متشابہات قرآنی کو عوام کی تکرار مین ڈالنا اور انکو اس ذریعے سے بہکانا اور جب غلبہ
اہل سنت کا دیکھین تو فوراً تقیہ کر کے سنت جماعت بلکہ حنفی مذہب بنجانا اور جھوٹی
قسم اپنے اہل سنت ہونے پر کھانا پھر جب وقت نکل جانا پھر اپنا جال مزور کا
عمل بالحدیث کے پردے مین پھیلانا اور ہر کام کو جھوٹ فریب و تقیے سے نکالنے کو
عین ایمان سمجھنا چنانچہ اس اجمال کی تفصیل آگے بیان ہوتی ہی انشاء اللہ تعالے اور
عمل بالحدیث کے نام سے بالکل کلام اللہ کا رد کرنا یہ انھین کا کام ہی جاننا چاہیے کہ
یہ متقی تقیہ کے پردے مین کہتے ہین کہ تقلید مطلق حرام ہی عملاً و اعتقاداً بلکہ شرک ہی خصوصاً
تقلید شخصی تو بالکل باطل ہی سو حقیقت یہ ہی کہ تقلید اعتقادی تو بری ہی تحقیق کر کے اعتقاد
درست کرے اگرچہ ایمان مقلد کا نادرست ہی بموجب آیہ کریمہ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا
فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ اور تقلید عملیات مین مجتہد کو جائز نہین ہی اور مقلد عامی کو جائز
بلکہ واجب مخیر ہی مذہب اہلسنت مین یہ متقی لوگ جو کہتے ہین کہ تقلید فقہائے اربعہ کی
حرام و شرک ہی کہ انکی تقلید کرنے پر کونسی آیت یا قول معصوم ہی سو ہم پوچھتے ہین تم
جو شخصین حدیث کتب احادیث کی لاتے ہو اور تم کہتے ہو کہ یہ حدیث فلانی کتاب کی
ہی تو اوس کتاب کے مصنف کے صدق پر کونسی دلیل آیت یا حدیث کی ہی کہ قرآن یا
حدیث مین کہان ہی کہ فلانا محدث صحیح کہے اوسکو حدیث صحیح مانو اس تقلید مطلق اور

تقلید شخصی کی کیا دلیل ہے باوجودیکہ روایات کتب حدیث مین بسیار اہل ہوا و روافض وغیرہ اس
قدر یہ جہمیہ بھرے ہوئے ہین روایات بخاری مین سردار مفسدون کا مروان بن حکم اور
مرمی بالتشیع اور اکثر ضعفا بھرے ہوئے ہین پھر کتب حدیث کی صحت پر کس طرح
اعتقاد ہو اور انکے حکم صحت کی تقلید پر مطلقاً یا شخصی پر کونسی آیت یا حدیث ہے پھر انکی
تصحیح کا کیا اعتبار ہے پھر جیسے تم اپنی کتب حدیث کا اعتبار کرتے ہو روافض بھی کلینی اور
تہذیب اور استبصار وغیرہ کا اعتبار کرتے ہین اور تمہاری کتابون کو غلط بتلاتے ہین
پھر اگر تقلید مطلق جائز اور شخصی ناجائز ہے تو عمل موافق کتب احادیث روافض کے بھی جائز
یا واجب ہوا الا کونسی دلیل آیت یا حدیث سے ثابت ہے کہ روافض کی حدیثون پر
عمل نہین جائز اور اہل سنت کی حدیثون پر جائز ہے تو جب تقلید شخصی نہ رہی تو ہر شخص
مختار ہے چاہے احادیث روافض پر عمل کرے چاہے اہل سنت کے احادیث پر جب
عمل احادیث روافض پر کرے گا رافضی خود بخود ہو جائے گا بس مطلب قلبی تمہارا پورا
ہو گیا کہ تم تقیے کے پردے مین تھے اور عوام تقلید شخصی کو چھوڑ کر خود بخود رافضی ہو جاوینگے
عقلا کو غور کرنا چاہیے کہ یہ کیسا بڑا کید برہمی مذہب اہل سنت و شریعت محمدی کے واسطے
ان روافض تقیہ شعار نے کیا ہے ان متقی لوگون سے ڈرنا اور حذر رہنا چاہیے تحفہ مین
باب مکائد مین دیکھو کہ یہ لوگ کسطرح مکائد کلی و جزئی کو واسطے اغوا اہل سنت کے
استعمال کر رہے ہین پہلی فصل مکائد کلیہ مین دیکھو کہ تمام طریقہ اغوا انکے کا طریقہ خود
شیعہ کا ہے کہ بزرگان دین صحابہ و ائمہ حدیث و سلوک کو دغابازی ناحق کو غیر مقلد کہتے ہین
اور مداہنت کا انکار کرتے ہین اس فصل کو ملاحظہ کرلو اختصاراً نقل نہین کی گئی البتہ نمونہ کے
چند مکائد جزئیہ تحفہ سے بیان کیے جاتے ہین اور اختصاراً ترجمہ پر کفایت ہوتی ہے تا عوام کو
ظاہر ہو جاوے کہ یہ لوگ متقی رافضی بالغرض اغوائے اہل سنت کے بنے ہوئے ہین
لیکن قبل از نقل ترجمہ مکائد سے ایک اور بات بھی یاد رہے کہ ناظران اس تحریر کو

اہل سنت ہو یا حنفی تقیہ جو مثال مذکور درست کہ یہ سب علامات اس قسم تقیہ بازون میں پائے جاتے ہیں
البتہ بعض بعض ہیں اور یہ تحریر غلط ہو سو یاد رہے کہ یہ سب علامات اور دلائل ہونے کا
تحقیق میں ایک سبب ہے اور وہ یہ ہے کہ جو انکے استاد کامل ہیں تو بسبب کمال ہوشیاری اور
تقیے کے علامات تقیہ کے اپنے اوپر ظاہر ہونے نہیں دیتے اور دعوے کرتے ہیں کہ ہم
اہل سنت ہیں بلکہ حنفی ہیں تعجب کہتے ہوں یا توریہ کرتے ہوں اور جو لوگ شاگرد نو آموز
اور انکی کم استعدادی سے تمام مکنون خاطر انکو تعلیم نہیں کیا بعض بعض مسائل اختلافی میں
ابھی انکو ڈالا ہے بتدریج انکو گمراہ کرتے ہیں ایسے شاگردون میں یہ سب باتین نہیں پائی
جاتی ہین بسبب انکے نقصان استعداد کے بتدریج سب امور تعلیم ہوتے جاتے ہین ان شاگردون
کو ظاہر عدم تحمل و تقیہ باعث عدم تعلیم کا ہے جسقدر قوت اغوا و تقیہ کی انکو ہوتی جاتی ہے
اسیقدر انکو اسرار مخفی تعلیم ہوتے جاتے ہین پہلے پہلے رفع یدین اور آمین بالجہر پر کفایت
کرتے ہین جب اسمین کامل ہو گئے قراءۃ خلف الامام کو بذریعہ احادیث مرجوحہ منسوخہ کے
تعلیم کرتے ہین پھر مضامین متشابہات کی تکرار سکھاتے ہین پھر اعتقادات باطلہ حسب استعداد
شاگردون کے تعلیم کرتے ہین جسکی استعداد ناقص جانتے ہین اوسکو فقط چند مسائل فروع اختلافی مین
مضبوط کر کے عوام سے لڑاتے ہین تاکہ عوام اہل سنت مین اختلاف پڑ جائے انسے فقط اسی قدر
لڑائی اور اختلاف ڈالنے کا فائدہ ہوا گو یہ لوگ رافضی خالص نہ بنے غرض ساری اس قسم تقیے مین
سب یہ علامات اس سبب سے نہین پائے جاتے کہ مذکور ہوا غرض ان تقیون نے جیسی جسکی
استعداد پائی ویسا ہی بہکایا ہے کوئی عمل بالحدیث کے پردے مین پورا مغوی ہو گیا کوئی چند
فروع مین اونچھکر دعوی عمل بالحدیث کا کر کے ابطال مطالب قرآن و حدیث مین کوشش کرتا رہگیا
آگے نہ چلا اور عمل قرآن و حدیث پر خدا ہی تعالی نے نصیب اہل سنت کے کیا ہے انشاء اللہ تعالی
قیامت تک رہیگا واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون اب ترجمہ مکائد روافض کا سنو جسکو مولانا
شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے مکائد روافض مین لکھا ہے کہ بذریعہ ان مکائد کے

اہل سنت کو رافضی بتاتے ہین بعد ملاحظہ ان مکائد کے پھر مصنف کو اس فرقے کے رافضی ہونے مین
شک نہ رہیگا کیونکہ وجہ یہ ہی کہ روافض کہتے ہین کہ اہل سنت اپنے تئین شارع جانتے ہین
اور دین مین اوس چیز کو جسکی خدا نے اجازت نہین دی و مشروع اور داخل کرتے ہین یعنی قیاس
کو دلیل حکم شرعی جانتے ہین اور قیاس سے احکام شرع کو ثابت کرتے ہین اور یہ طعن انکی طرف سے
اہل بیت کے اماموں پر پڑتی ہی الی آخر الجواب کیدِ سیزدہم یہ ہی کہ ایک جماعت انکے
علما کی نے اپنے تئین محدثین اہلسنت سے ظاہر کیا اور علم حدیث مین مشغول ہوئے اور
اہلسنت کے معتبر محدثین سے حدیثین سنین اور صحیح سندین اونکی یاد کین اور ظاہر مین متقی اور
پرہیزگار بنے رہے یہانتک کہ طالب علموں کو اعتقاد سچا انکے حق مین پیدا ہوا اور انسے حدیثین
شروع کی اور احادیث صحاح و حسان روایت کی اونمین اپنے موضوعات کو بھی جو مطابق
اپنے مطلب کے بنا رکھے تھے داخل کر دیا اور اس کید انکے سے بہت خواص اہلسنت کی
راہ ماری عوام کا تو کیا ذکر ہی اسواسطے کہ تمیز درمیان احادیث صحیحہ و موضوعہ کے راویون ہی پر
جو راوی بسبب اس دغل و فریب کے ایک ہوگئے تمیز مشکل ہوگئی اعتبار صحیح اور موضوع مین
جاتی رہی لیکن جو عنایت الٰہی شامل علوم اہلسنت کے تھی انکے مکر سے واقف ہوگئے ۱۲ انتہی
ف اسی طرح سید نذیر حسین صاحب اور حفیظ اللہ خان صاحب کبھی کبھی مسلہ پوچھنے
یا کوئی لفظ جلالین کا پوچھنے کو جاتے تھے خدمت مین جناب مولانا اسحٰق صاحب قدس
سرہ کی اور بوقت ہجرت میان صاحب کے ایک ایک حدیث پانچ چھ کتابون کی پڑھکر یا
سنا کر ایک پرچہ بطور سند کے لے لیا اور حفیظ اللہ خانصاحب کو تو یہ بھی نصیب نہین ہوا
پھر قطب صاحب مین سید نذیر حسین صاحب نے اپنے خسر کے پردے مین خلافت جانشینی کی
درخواست کی جواب سخت سنکے نا امید ہوئے اور بحضور حضرت میانصاحب کے اپنے تئین
حنفی مذہب جتاتے رہے اور ابو حنیفہ کیطرف سے جواب دینے مین گرمی سے کفتگو کرتے رہے
آتا تھا پھر بعد ہجرت جناب میانصاحب کے جو دلی خالی پائی آپ محدث بن بیٹھے ۱۲

امیرالمؤمنین کے ہوکر احادیث موضوعہ اور ناولد اور ضعیفہ کو رواج دیکر ایسی مشترک رفض
چلانے کی مثال ہی کہ موج صحابہ ابن سبا کی بھی آفرین کہی ہی اور رفضا اپنے تئین
میانصاحب کا شاگرد کہکر خلق کو بہکاتے ہین میان صاحب تو ان لوگون کو ضال اور مضل
کہتے تھے انکی بات خاطر نہین کہتے تھے باوجودیکہ یہ دونون صاحب مخالف مذہب جناب میانصاحب
کے ہین کسی طرح عوام انکو مقتدا اہل سنت کا جانتے ہین اور سمجھتے ہین کید تیئیسوان
یہ ہی کہ کسی شخص علمای زیدیہ کا یا کوئی عالم شیعہ کا سوای اثنا عشریہ کے نام لیوین پہلے پہلے
اوسکے حال مین بہت مبالغہ کرین کہ وہ اہلسنت سے بڑا متعصب تھا بلکہ بعضی نے کہا ہی
کہ وہ سخت ناصبی تھا پھر اوس شخص سے ایسی روایت نقل کرین جس سے بطلان مذہب
اہلسنت کا اور تائید مذہب امامیہ اثنا عشریہ کی ثابت ہو تاکہ دیکھنے والا دہوکا کھاوے
اور گمان کرے کہ اگر یہ روایت صحیح نہوتی تو ایسا متعصب ایسی روایت کو کیون نقل کرتا
مثل زمخشری صاحب کشاف کہ تفضیلی و معتزلی ہی اور اخطب خوارزم کہ زیدی غالی ہی و ابن
قتیبہ صاحب معارف کہ رافضی ہی الخ انتہی **ف** اسی طرح یہ متقی لوگ جس عالم کو چاہین
کسی مذہب کا ہو اوسکی پہلے تعریف مین لکھین کہ یہ بڑا متعصب اہلسنت سے ہی پھر اوسکے
روایات اپنی لا مذہبی کی تائید کے روایت کرتے ہین یہ بات انکی تحریرات کی ناظرین پر
ظاہر ہو **کید ۲۴** یہ ہی کہ جہوٹ مشہور کرتے ہین کہ ایک لونڈی حبشیہ نے مجلس ہارون رشید
مین بحث مذہبی کرکے دلائل سے حقیت مذہب شیعہ کی ثابت کی اور مذہب شیعہ کی بہت
تعریف کی باوجودیکہ مجلس ہارون رشید کی علمای اہلسنت سے بھری ہوئی تھی کسی نے دم نہ مارا
اور جسنے گفتگو کی الزام پایا ابو یوسف شاگرد ابو حنیفہ نے گفتگو کرکے الزام پایا انتہی اصل
جہوٹی حکایت سے یہ ہی کہ مذہب اہلسنت ایسا ضعیف و واہی ہی کہ ایک کنیز حبشیہ نے باطل کر دیا
اور کسی کو علماے اہلسنت سے طاقت جواب کی نہوئی الخ مختصراً انتہی **ف** اسیطرح جہال اور بار
حصہ تقریر مین آنحضرت کی یاد کرکے ناسمجھ جہلا کے شہرون اور قریات مین پہرتے ہین اور لکھا ہی

اور جگہ یہ کہتے ہین کہ فلان شہر مین ہم گئے کسی نے ہمارا مقابلہ نہ کیا اور اگر کسی مسلمان سے
مقابلہ ہوا تو ذلت اور خواری اوٹھا کر وہان سے بھاگے اور مشہور کیا کہ ہم وہان کے سب علما کو
الزام دے آئے باوجودیکہ وہان اہل علم ایک بھی تھا مسلمان اون کی ہیبت سے عالم نظر آیا تا کہ عوام
نا سمجھ اسکو سچ جانکر فقہا و محدثین کی تقلید چھوڑ کر ہماری تقلید کرین ف یہ بھی انکا قاعدہ ہی
کہ جو شخص ائمہ اربعہ پر تبرا اور صحابہ کی کم علمی کا دعوی کرنے لگے اوسکو خطاب مولوی کا دیتے ہین
اور مسائل پر اوسکی مہر ہونے لگتی ہی فقط کید ۳۰ بعضے علما انکے بڑی کوشش کرتے ہین بیچ
باطل کرنے مذاہب فقہای اربعہ کی اس طور پر کہ ایک مذہب کو یعنی باطل کرتے ہین اونمین سے
بڑا جیسا ایک کتاب دیکھی گئی شیعہ کے عالم کی کہ اوسنے اپنے تئین شافعی مذہب قرار دیا اور
رد و قدح دلائل مذاہب ثلثہ مین کر کے جب نوبت ثابت کرنے مذہب شافعی کی پہونچی تو اوسکو
بدلائل ضعیفہ اور قیاسات مردودہ کے بیان کیا تا اوسے سمجھ والا بھی اون دلائل کو قبول
نکرے تو اس پردے مین مذہب شافعی بھی باطل ہو جائے الخ انتہی ف اسی طرح یہ لوگ
دباؤ کے وقت شافعی بن جاتے ہین اور احادیث ضعیفہ منسوخہ باطلہ سے استدلال کرتے ہین تا
ابطال چارون مذہب کا ہو جاوے اور عوام شرک رفض کی بلا مین پھنسین کید ۱۴۱ یہ ہی کہ
طعن کرتے ہین اہلسنت پر کہ یہ اپنے دین مین اقتدا غیر معصوم کی کرتے ہین اور غیر معصوم جو اپنی
ہدایت پانے پر یقین نہین رکھتا تو غیر کو کیا ہدایت کریگا أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ
أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهِدِّي إِلَّا أَنْ يُهْدَى فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ پس مثال
اہلسنت کی مثال اندھے کی ہی کہ کوئی اوسکا ہاتھ کھینچنے والا نہین اور گھر پہونچنے کا ارادہ رکھ
اور راہ مین رستہ بھول گیا اور اوس حیرانی سرگردانی مین ایسا شخص آ گیا کہ وہ اندھے کے
گھر کو نہ جانتا تھا اپنا ہاتھ اوس اندھے نے اوس شخص کے ہاتھ مین دیا اور اوسکی اقتدا کی اور
شخص ناواقف نے اوسکا ہاتھ پکڑ کر ایسے جنگل مین کھڑا کیا کہ وہ درندون اور سانپ بچھو
اور جھاڑی کانٹے دار سے بھرا ہوا تھا اور اوسکا ہاتھ چھوڑ کر کہا کہ تو اپنے گھر پہونچ گیا تو آ

امر شرکیا ہے بحوالہ تحفہ ف عوام کے بہکانے مین لامذہبون کی لفظ بلفظ یہی تقریر ہو اب انکے
رافضی ہونے مین کیا شبہہ ہا کید ۱۲ مد یہ ہو بعضے نے علمای روافض سے ایک کتاب
تصنیف کی اور اوس مین اکثر مشائخ اہلسنت کو لکھا کہ یہ سب امامیہ مذہب تھے اور ظاہر مین سنت جماعت تھے
الخ انتہی ف اسیطرح لامذہب سب علمای دیندار کو لامذہب بتاتے ہین ہمنے دیکھا کہ جناب
مولانا اسحق صاحب وعظ مین لامذہبون کو ضال مضل فرماتے تھے اور یہ گمراہ باہر نکلکر
کہتے تھے کہ میانصاحب نے ظاہر مین کہدیا ہو والا مذہب میانصاحب کا وہی ہی جو ہم
کہتے ہین اور ایسا ہی ایک اور جعل کرتے ہین کہ سوال کسی مسئلہ کا بناکر اور اوسکا جواب
موافق اپنے مطلب کے لکھکر علمای سابقین کے نام سے چھپواتے ہین چنانچہ بعض
مسئلے مولانا شاہ عبدالعزیز کے نام سے اور بعضے مسئلے مولوی حیدر علی کے نام سے
علے ہذا القیاس چھپواتے ہین تا عوام فریب کھاوین اور جانین کہ یہ علما بھی لامذہب تھے
حالانکہ تفسیر عزیزی مین تقلید کو واجب محض عوام کے واسطے لکھا ہی اور جو شخص مذاق تحریر
ان علماسے واقف ہو اوس عبارت ہی سے اوس جعل کو پہچان لے گا اس جعل سے بھی
عوام کو گمراہ کیا ہی کید ۵ یہ ہو کہ بعضے مکار روافض کے بیچ صحبت معتبر محدثین کے
داخل ہوتے ہین اور ملازمت انکی اختیار کرتے ہین اور اپنے مذہب سے بیزاری ظاہر
کرتے ہین اور اسلاف مذہب شیعہ کو برا کہتے ہین اور مطاعن مفاسد مذہب شیعہ کے برملا
ذکر کرتے ہین اور تقوی اور دیانت اور توبہ اور خوش خصلتی اپنی ظاہر کرتے ہین اور
معتبر محدثین سے حدیث لینے کی رغبت ظاہر کرتے ہین یہانتک کہ طلبہ و علماے
اہلسنت اونکو معتبر و عادل جانتے ہین اور اونکے صدق کلام اور پاک دامنی انکے کے
و جمعی پوری حاصل ہوتی ہی اوسوقت روایات محدثین معتبر مین بعض موضوعات موید
مذہب اپنے کے داخل کرتے ہین یا بعض کلمات کو تحریف کرکے روایت کرتے ہین تا آدمی
غلطی مین پڑین اور یہ کید بھی بڑے مکرون انکے سے ہی الخ انتہی ف دیکھو یہ سب

باتین اس کید کی سید نذیر حسین صاحب و حفیظ اللہ خان صاحب و مولوی عبد الحق صاحب
بنارسی بہ برابر صادق ہوئین پہلے خدمت مولانا اسحق صاحب کی مین معتقدانہ حاضر ہوتے
اور اپنے تئین پکا اہلسنت ظاہر کرتے تھے اور جو کوئی ابوحنیفہ پر طعن کرتا قرآن و حدیث سے
جواب دینے کا دعوی کرتے اور غصے کے مارے منہ مین کف آجاتا تا آدمی ہکو اہل سنت
حنفی مذہب متقی شاگرد میانصاحب کا خیال کرین اور معتقد ہوجاوین جب یہ اعتقاد
آدمیون کے ذہن مین جم گیا بعد ہجرت جناب مغفور کے اور دہلی کے خالی ہونے سے
عالم سے بتدریج اپنا مذہب رواج دینا شروع کیا پر تقیہ نچھوڑا اور آہستہ آہستہ عوام کو
رفض کی سڑک پر ڈال دیا اور قرآن و حدیث سے عوام کا دل پھیر دیا عمل بالحدیث کے
پردے مین صدہا آیات و احادیث کو رد کر دیا نعوذ باللہ من ہذا الکید یہ ہی کہ بعض
روایات موافق اپنے مذہب کے ایسی کتاب سے نقل کرتے ہین کہ اوسکے مصنف کو آدمی
اہلسنت خیال کرتے ہون باوجودیکہ وہ اہلسنت نہین ہے انتہی ف ایسا ہی اس فرقے کے
مفوی لوگ اپنی تحریرات مخملہ مین اقوال محلی بن حزم کے اور اقوال شوکانی قاضی یمن کے
اور اقوال دراسات اللبیب وغیرہم کے نقل کرتے ہین اور پہلے ان خلاف مذہبون کی
بہت تعریف کرکے عوام کے ذہن مین انکا اعتقاد جما دیتے ہین اور ایسا ہی قول ائمہ اہلسنت کا
کہ جب حدیث ملے تو ہمارے قول کو نمانو تو اس کلمہ حق کو اپنے مذہب باطل کا جال بناتے ہین
باوجودیکہ یہ قول ائمہ کا اپنے شاگردان مجتہدین کو تھا نہ کنجڑے بھٹیارے اوباش دہلی کو
کیونکہ یہ کہین حالانکہ جو قول اونکا صریح قرآن و حدیث مین نہو اور اوسکے مضمون کا حکم
بھی صریح نہو تو وہ قول ماخوذ قرآن سے یا حدیث سے یا اقوال صحابہ سے ہوگا ایسے قول کو
کس طرح کہین گے عوام کو کہ تم رد کرو صحابہ و تابعین و تبع تابعین کے تقلید کو ان روافض کے
کہنے سے چھوڑ کر ان روافض کی تقلید کس طرح کرین اور رابعہ و بندار کی تقلید چھوڑ دین اور
آیت وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ اور صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ کو چھوڑ کر ان رافضہ

شافعیون کی کس طرح تقلید کرین جواب یہ ہے کہ جنکی تقلید سے منع کرتے ہین اوسکی تقلید کرواتے ہین
یعنی ایسا کرتے ہین اور جنکی تقلید باطل ہے تو مقلدین کی بھی تقلید باطل ہے اور مسئلہ
تقلید مین تقلید مجتہدین روافض کی بھی جائز ہوگی والا تقلید مجتہدین خاص کی پر کیا دلیل ہے
کید ۸۵ یہ ہے کہ بعض کہتے ہین اہلسنت وجماعت پر کہ یہ مذہب ابوحنیفہ وشافعی ومالک واحمد کا
اختیار کرتے ہین اور اماموں کا مذہب نہین اختیار کرتے باوجودیکہ ائمہ احق بالاتباع ہین
کئی دلیلون سے اول یہ کہ امام جگر کے ٹکڑے رسول کے ہین اور رسول کے گھر مین پیدا
پائی اور طریقہ اور رستہ مین شریعت کی بچپن سے یا کہین مثل مشہور ہے کہ اہل البیت ادری بما فیہ
دوسری یہ کہ ایسی حدیث مین جو اہلسنت کے نزدیک بھی معتبر ہے حکم آیا ہے کہ اہل بیت کی اتباع کی
کرو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنِّی تَارِکٌ فِیکُمُ الثَّقَلَین اِن تَمَسَّکتُم
بِہِمَا لَن تَضِلُّوا بَعدِی کِتَابَ اللہِ وَعِترَتِی اَہلَ بَیتِی وقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مَثَلُ اَہلِ بَیتِی فِیکُم مَثَلُ سَفِینَۃِ نُوحٍ مَن رَکِبَہَا نَجٰی وَمَن
تَخَلَّفَ عَنہَا غَرِقَ تیسری یہ کہ بزرگی اماموں کی اور عبادت وتقوی وزہد انکا متفق علیہ ہے
شیعہ اور اہلسنت دونون قائل ہین بخلاف اورون کے اور جسکی بزرگی پر اتفاق ہو وہی
اولیٰ ہے اتباع کا اوس سے کہ جسکی بزرگی مین اختلاف ہو جواب اس کید کا یہ ہے الخ انتہی
ف یعنی تقریر ان روافض جدید کی ہے اسی قدر فرق ہے کہ روافض قدیم اہل بیت کے
پردے مین بہکاتے ہین اہلسنت کو اور یہ عمل بالحدیث کے پردے مین اہلسنت کو گمراہ کرتے
حاصل دونون کا کَلِمَۃُ حَقٍّ قُصِدَ بِہَا البَاطِلُ ہے جیسے خارجی عمل بالقرآن کو بہانہ کر کے
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دھوکا دیا کرتے تھے کید ۱۲۴ یہ ہے کہ ایک جماعت شیعہ پہلوان
کی فریب دیتی تھی احمقون بیوقوفون کو اسطرح پر کہ پاس ائمہ دین و بزرگان کاملین کے
کثرت سے آمد ورفت کرتے تھے اور اونکے گھر آیا جایا کرتے تھے تاکہ عوام کو گمان ہو کہ یہ شاگرد
خاص و یار خالص ان بزرگون کے ہین اور روایات انکے اون ائمہ دین سے معتبر جانین

جب آدمیون مین اعتبار پیدا ہوگیا تو اپنی جھوٹ اور باطل باتین اونکے روایات مین ملا کر مشہور کین اور دین و ایمان اکثر عوام کا اس حیلے سے برباد کیا اور سر دار انکا ابن الخمی

ف اسی طرح سید نذیر حسین اور مولوی عبدالحق نے اپنی آمد و رفت خدمت مولانا اسحق و مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مین جاری کرکے اپنی شاگردی و نیک بختی کا گمان عوام کے ذہن مین جمایا پھر جب وقت پایا عمل بالحدیث کے پردے مین عوام کے دین کو برباد کیا سید نذیر حسین صاحب نے کس روز میان صاحب سے پڑھا ہی فقط ہجرت کے ایام مین بطمع اغوای خلق کے ایک ایک حدیث اوائل چند کتب کی سنا کر ایک پرچہ سند کا لکھوالیا وعظ مین بھی کبھی کبھی جانا نصیب ہوا ہو تو کبھی کبھی تعطیل مین مسئلہ پوچھنے کو جاتے تھے اور حفیظ اللہ خان صاحب وعظ مین جاتے تھے کبھی کوئی حرف جلالین کا پوچھنے کو آتے تھے اور جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کے زمانے مین تو ان دونون کا وجود بھی دہلی مین نتھا کبھی انکو ہنسنے بڑے شاہ صاحب کے زمانے مین نہین دیکھا دونون میانصاحب اہلسنت و حنفی مذہب تھے اور یہ متقی غیر مقلد دشمنان اہلسنت مین پھر کس طرح عوام انکو جناب میانصاحب کے تلمذ کے وسیلے سے انکو مانتے ہین اور اپنا دین برباد کرتے ہین بلکہ حقیقت یہ ہی کہ ہم لوگ اہلسنت کو چاہیے کہ انسے ایسا معاملہ رکھین جیسا شیعون سے دینیات مین انسے بالکل شرکت و گفتگو قطع کر دین جیسا بطور رد و قدح کے ضرورت کے وقت شیعون کو جواب دیتے ہین ایسا ہی انکو بھی جواب دین والا کچھ غرض نرکھین ہمارا انکا اصول بھی جدا ہوگیا ناظرین رسائل لامذہبون پر یہ امر ظاہر ہی فقط **کمیت ۱۰** تقیہ ہی اور یہ سب کیون و بڑھا ہی یعنی چھپانا مذہب باطل اپنے کا عقلا و اہل ہوش سے اور پیش کرنا اس مذہب کا خفیہ اور پوشیدہ او بے احمقون اور لڑکون اور عورتون کے تاکہ اہل عقل او یہ گمراہی اور جھوٹ انکے کے واقف نہون اگر عقلمند واقف ہوجائین گے ہمارے بہکانے کو برباد کر دینگے انکو انسی

ف اسی طرح یہ متقی لوگ تقیہ والے چند روز مین کہ انکا مذہب اربعہ اہل سنت کا خوب

پہنچتے ہیں اور بعض کے نفس میں فقہا پر شاق اور مضبوط ہو جاتے ہیں پھر خود بخود تمام مولوی کا
اپنے نام پر لگا کر اجازت تفضیل کی پاکر دیانات ترایات کی طرف اہلسنت کے لباس میں
جاتے ہیں تقیے سے گاؤں گاؤں شہر شہر پھرتے ہیں اگر کوئی مسجد تکیہ خالی ملا اوس میں امام
یا موذن یا تکیہ دار بن بیٹھتے ہیں اور ظاہر میں اپنے تئین برا نیک بخت بناتے ہیں جب
عوام جہال کو اپنا معتقد کر لیتے ہیں تو بتدریج لڑکوں اور جاہلوں کو خفیہ بہکاتے ہیں
جو ان لڑکوں یا جاہلوں میں سے کوئی گمراہ ہو گیا اوسکو ظاہر کر کے اور جاہلوں سے لڑا دیتے ہیں
اور پھر بر ملا تکرار پھیلاتے ہیں اور مسلمانوں میں کشت و خون کی نوبت پہونچتی ہے اور آپ
اوسی طرح اہلسنت بنے رہتے ہیں اگر کوئی تکرار کسی کی لڑائی کی انکے آگے پیش آئی تو کہتے ہیں
کہ یہ لوگ حدیث پر عمل کرتے ہیں کچھ برا تو نہیں کرتے اور ہم ہمیشہ سے حنفی مذہب ہیں
اسواسطے نہیں کرتے والا قرآن و حدیث کا مطلب تو وہی ہی جو یہ لوگ رفع یدین و آمین بالجہر
و قرارت خلف الامام وغیرہ کرتے ہیں بھلا رسول اللہ اور صحابہ کسکا مذہب رکھتے تھے
پھر خفیہ آہستہ تکرار آیات متشابہات کی اور تحقیق خلاف عقائد اہلسنت کی ڈالتے ہیں تا اختلاف
آیات و احادیث دیکھکر بالکل مذہب اہلسنت سے معاند ہو جائیں اور آپ استاد لوگ اوسی طرح
تقیے میں اہلسنت بنے ہوئے اور جہال کے بہکانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں زیادہ جو جو
فساد مسلمانوں میں ان متقیوں نے تقیے کے پردے میں ڈالے ہیں سب لوگ جانتے ہیں
حاجت تحریر نہیں ہی بلکہ سنا گیا ہی پر تحقیق نہیں ہی کہ چند مالدار نے جو عناد اہلسنت کا اختیار
کیا جیسے والا جاہ بھوپال کے اور سوداگر دہلی و لاہور وغیرہ کے انہوں نے دہلی میں چند روپیہ جمع
کر دیا ہی اور خزانہ کر رکھا ہی تو جو مفلس عناد اہل سنت میں مولوی کا خطاب پاتا ہی اوسکو
واسطے اغوا کے کچھ تنخواہ اس خزانے سے ملتی ہی اگرچہ وہ بحیلہ امام و موذنی کے یہاں بھی
گذران پیدا کر لے پر تنخواہ بلاناغہ حق الاغوا وہیں سے پہونچتی ہی اور قدر قلیل لڑکوں کو دیکے
آمین بالجہر کا شور کروا دیتے ہیں تاکہ مساجد میں کسیکو حضور الٰہی نہ رہے اور آپس میں تکرار

چھپے اور جو جیدری ہو ایسے ایسے فساد اور فتنے انکے کیا تھے تو اسلئے مین اور اب شیعہ مین
چھپے بیٹھے ہین انکو کوئی نہین جانتا کہ یہ انکا فساد ہی بلکہ شیعہ تو تقیہ سبب اہل علم و طالب
اختیار کر لیا ہی کہ مسائل اختلافی مین سکوت کرتے ہین اور اگر کوئی پوچھتا ہی تو کہتے ہین کہ
لوگ غیر مقلد سچ کہتے ہین بس جاہل ہاں ایک بات منتی کے سے جاہ بہک جاتے ہین غرض
ان مقیون نے تقیے کے پردے مین ہزارہا عوام کو گمراہ کر دیا اور مذہب اہلسنت کا معاند کر دیا
فائدہ جدیدہ ہر ایک جانتا ہو کہ شیعہ سے غیر مقلد مورت تقیہ مین اگر کوئی اہلسنت پوچھتا
کہ تمہارا کیا مذہب ہی تو کہتا ہی کہ جو رسول اللہ کا مذہب تھا ہمارا مذہب محمدی ہی جو لاتے
امتیون کی تقلید ہم نہین کرتے ہم رسول اللہ اور اہلبیت معصوم کی تقلید کرتے ہین یہی قول انکا ہی
بلا فرق اور کہتے ہین کہ قرآن و حدیث مین نہین آیا کہ ابو حنیفہ شافعی مالک احمد کی تقلید
کرو اگر تقلید کا کچھ پتا لگے گا تو تقلید ان اماموں کی تھی کہان ہی نہ قرآن مین نہ حدیث مین
تو ان فقہا مین شخص معین کی تقلید کہان سے جائز ہوئی جسکی تقلید کو جی چاہا اسکی تقلید
کر لی تو حاصل انکا یہ ہی کہ کسی کی تقلید معین کی نکرو جو چاہی یا ہمارے اوستاد کی تقلید کرو چونکہ
کہ انکی تقلید بھی جب ہی ہوگی جب انکے اس کہنے کو مانین اور تقلید کرین والا انکی تقلید
معین کی ہو جاویگی علاوہ اسکے عدم تقلید معین مین بالکل دین برباد ہوتا ہی اسواسطے کہ
تقلید بالکل خصوصا شخصی حرام ہوئی اور ظاہر ہی کہ اس زمانے مین کسیکو ملاقات آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اخذ قرآن و حدیث کا بلا واسطہ نصیب نہین ہی تو خواہ مخواہ لوگ
استاد یا استاد الاستاد کے اوپر تک ہوگا تو تم دین کو اور حدیث کو استاد کی تقلید کرکے لوگے
ہم پوچھتے ہین کہ قرآن و حدیث مین کس جگہ آیا ہی کہ تم اپنے استادون کی تقلید واجب جانو
اور ماسوا غیر کی تقلید کو حرام جانو اور کتب حدیث اہل سنت کے صحیح ہین اور کتب احادیث شیعہ
اور خوارج اور روافض کے غلط ہین اسپر قرآن و حدیث سے کیا دلیل ہی کہین قرآن
و حدیث مین لکھا ہی کہ فلانی فلانی کتاب کو صحیح جانو فلانی کو غلط جانو اور تمام کتب

ث حدیث میں سے صحاح ستہ کے اعتبار کرنے کی کیا دلیل ہو اگر کہو کہ تمام اہلسنت نے ان صحاح ستہ کو
صحیح سمجھا ہی تو ہم کہتے ہیں کہ تمہاری یا ہمکو بھی تمام اہلسنت نے ناسخ اور منسوخ احکام رسول اللہ
اور مرجح احادیث معمول بہا مجتہدین ہی کے سمجھا ہی اور خلاف احادیث کا بعد تنقیح ناسخ و منسوخ
راجح و مرجوح کے نام مقتدا ہی تو جب یہ اتفاق تمام اہلسنت کا فقہا کے مقدمے میں مردود ہوا تو اتفاق
تمام اہلسنت کا کتب احادیث کے مقدمے میں بدرجہ اولی مردود ہوگا کہ فقہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے قریب تھے کہ تابعین یا تبع تابعین ہیں اور مصنفین کتب حدیث رسول اللہ سے
بہت دور ہیں اور کتب حدیث میں روایات کذابوں کی اور روافض و خوارج و نواصب کے
بھرے ہوئے ہیں بخاری میں بہت روایات رواۃ ضعفاء سے موجود ہیں خصوصاً شیخ المفسدین
مروان بن الحکم سے بخاری روایت رکھتا ہی پھر ان کتب حدیث کا کیا اعتبار رہا اور جسکو
یہ محدث صحیح یا حسن کہدیں تم کس طرح اور کس دلیل سے اوس حدیث کو صحیح یا حسن جانتے ہو
قرآن و حدیث میں کہاں آیا ہی کہ جس حدیث کو یہ محدث صحیح کہیں وہ صحیح ہی باوجود دیکہ یہ محدث
پچھلے بہت سے روایت کریں تو انکا قول معتبر ہو اور فقہا کو فقط ایک راوی تابعی یا تبع تابعی کا
دریافت کرنا اور راوی کا ثقہ ہونا صحت حدیث کے واسطے کافی تھا اونکا قول مردود ہوا اسکی کیا
سند ہی اور اسماء الرجال والوں نے جو رجال کی جرح تعدیل کی ہی اوس جرح تعدیل کو قبول کرنا
اور اوسپر احکام مبنی کرنا اسکی کیا دلیل ہی سوای تقلید کے یہ سلسلہ بھی عدم تقلید میں باطل ہوا
اور تمکو لازم ہوا ہر حدیث کی اپنے سند مع توثیق سب رواۃ کی اپنے سے آنحضرت تک
بیان کرو ہمکو الزاما قول محدثین پر اعتبار نہیں والا تقلید شخصی کی دلیل بیان کرو اور اگر
کہو گے یہ امر تو ممکن نہیں ہی تو ہم کہتے ہیں عدم تقلید شخصی بھی ممکن نہیں اور سنو کہ کیا دلیل ہی
کہ کتب اہلسنت کا اعتبار ہی اور کتب شیعہ کلینی وغیرہ کا اعتبار نہیں وہ بھی تو کتب حدیث کے ہیں
حدیث میں واجب نہیں کہ اہلسنت کہیں تو مقبول ہو والا مردود ہو عدم تقلید میں لازم آیا
جہاں سے حدیث پاوین رافضی ہو یا خارجی ہو عمل واجب ہے تم جب یہ بات سنو گے ظاہر میں تو

عاجز جواب مین ہوکر یون کہنے لگے کہ روافض خوارج کی حدیث کا کیا اعتبار ہے اور دل مین خوش
ہونگے اور کہیں گے کہ ہمارا مقصد حاصل ہو گیا ہے تقریر مین جواب نہ آیا بلاسے نہ آیا عوام کو قید
شرع سے نکالنا منظور رکھتا سو حاصل ہوا لہذا عوام کو انکے فریب سے بچنا واجب ہے اور ہر شخص
انکے قول فعل ظاہری ہیئت پر دھوکا نہ کھاوین اس لفظ مین حذف مضاف ہے یعنی قال الائمہ
مراد ہے جیسا تقیہ مین حنفی ہونے کا دعوی کرتے ہین اور حنفی مذہب جیسا ہے ویسا ہی حنفی کا کہنا
حنفی کہتے ہین عوام انکے توریہ سے مذہب حنفی اہلسنت کا سمجھتے ہین اور یہ اپنے دل مین
مانند شیعہ کے دین محمد مراد رکھتے ہین اور مراد رکھنا انکا حذف مضاف کو سمجھا جاتا ہے اسکے
اعمال اور افعال سے لیکن اصل مقصود انکا جو بڑا ہی انتظام شریعت محمدی کا ہے تو اس غرض کے
اور ان کے اعمال اور اعتقاد ایک طرح پر نہیں ہین کہ ایک طرح پر ہونا یقینی ایک نظام ہو
اسنا ہر شخص انکا ہر مقام کے مناسب جیسا چاہتا ہے وہ اغوا کرتا ہے جو آیت متشابہ انکے موافق
ہوئی اوسکو نص قطعی بتا دیا جو آیت محکم انکے مخالف ہوئی اوسکو متشابہ کہکے اوڑا دیتے ہین
اپنے مطلب کی حدیث گو ضعیف یا منسوخ یا موضوع ہو اوسکو صحیح قوی بتاتے ہین اور
جو حدیث انکے مخالف ہو گو قوی صحیح موافق قرآن کے ہو اوسکو غلط بتلاتے ہین یہ قاعدہ اسکے
ہر عالم جاہل کا ہے چنانچہ علامات رفض کے مسائل کو اس فرقے کے سب لوگ نہین کرتے
استادون نے جسکو جیسا مناسب جانا ہے سکھایا ہے پر ساری علامتین اس فرقے مین موجود ہین
اول تراویح کا انکار کرنا اور بدعت بتانا اور جو بعضے مصنفون سے غلطی سمجھ حدیث مین ہوئی
اور آٹھ سنت اور بارہ مستحب لکھدیے اس غلط فہمی کو دست آویز کرکے بعضے نو مسلمانے آٹھ سنت
اور بارہ مستحب بتا کر اہل سنت کے ہاتھ سے نجات پائی کس حدیث مین آٹھ تراویح ثابت ہین
نماز تہجد کو تراویح پر حمل کرنا غلط فہمی ہے تہجد جدی نماز اور قیام رمضان جدی نماز ہے دوسرے
عشاء و جمعہ کو ظاہر پڑھنا شعار روافض ایران کا ہے اہل توران سے لڑائی کو جہاد کہنا یہ بھی مسئلہ روافض
ایران کا ہے جب انکا مذہب پوچھیے محمدی بتادین یہی قول روافض کا ہے مذہب اور دین کا

ایک جا ئے مین اہلسنت کو حنفی شافعی ہونے سے مشرک کافر جاننا یہ عین قول روافض کا ہی
مسح مین پاؤن کو چھوڑ دینا یہ عین عمل شیعہ کا ہی وضو مین کہنیون سے پانی ناخنون کی طرف
بہانا عمل روافض کا ہی مخالفت اہلسنت کو مذاہب اربعہ سے دلیل حقیت جاننا عین عقیدہ
شیعہ کا ہی جمع بین الصلوتین بلا عذر عین مذہب روافض کا ہی ایک حدیث جہر آمین کی اور
قرآن کو رد کرنا یہ عین قول شیعہ کا ہی بموجب قبل الحرج مدفوع عورت غیبت شوہر مین جو وہ
ہو جائے جب چاہے نکاح کرلے یہ بدلہ متعہ کا ان لوگون نے قرار دیا ہی اور مولوی عبدالحق
بنارسی کا فتوی جواز متعہ کا میرے پاس موجود ہی مولوی عبدالحق نے برملا کہا عائشہ علی سے
لڑی اگر توبہ نہ کی ہوگی تو مرتد مری اور یہ بھی دوسری مجلس مین کہا کہ صحابہ کا علم ہمسے کم تھا
اونکو ہر ایک کو پانچ پانچ حدیثین یاد تھین ہمکو اون سبکی حدیثین یاد ہین اختلافیات متشابہات مین
گزار رکھنا یہ عین عمل روافض کا ہی جھوٹ ودروغ اور مکر کو اپنا قاضی الحاجات بنانا عین
شعار روافض کا ہی باوجودیکہ ہر بات کا جواب دندان شکن قرآن اور حدیث سے پاتے ہین
پھر دوسری مجلس مین وہی سوال پیش کرتے ہین اور مشہور کرتے ہین کہ ہمارے سوال کا
جواب کسی سے نہوا اور جس مجلس مین الزام اپنے جھوٹ کا کہا کر ذلیل ہوتے ہین تو مشہور یہی
کرتے ہین کہ ہمنے الزام دیا اور ہمارے سوال کا جواب اہلسنت سے نہ بنا باوجود ذلت و شکست اونکے
جھوٹا دعوی کرنے سے نہین شرماتے یہ بھی بے شرمی روافض کی ہی یہ تو اون غیر مقلدون کا
حال ہی جو بے اختیار اور رعایا ہین اور غیر مقلد با اختیار کا حال سنو جیسے نواب والاجاہ امیر
ریاست بھوپال ہو یا مین مذکورہ تو وہان سب ہین اگر کوئی شخص اہلسنت حنفی ہو یا شافعی اور
کسی طور سے اوسکا ادرار مقرر ہو پھر رئیس کو معلوم ہو جائے اہلسنت ہونا اوسکا تو حکمت
عملی سے اوسکا ادرار موقوف کردین گے اور اوسکے دشمن ہو جاوین گے تمام حکومت مین
حکم عام جاری ہی کہ مقرض کو سود دلاؤ اور عمل آیت فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
پر کیجئے ترویج خمر کی خوب ہی شراب کا نکالنا بیجا برملا ہی لاکھون روپیہ اوسکے محصول کا

مدارالمہام اور والاجاہ کے خزانے مین داخل ہوتا ہو اور آیت اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ
وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ پر خوب عمل ہو تحصیل جنگی کی سرکار انگریزی سے بھی زیادہ زور شور سے
جاری ہو تمام مین نکل اکل بھر تاپ کی محصول ہر جنس کا لے لیا پھر محصول کس چیز کا لیتے ہین
زمین مزروعہ مین غلہ تجار محصول زمین کا دیا زمین غیر مزروعہ مین جو گھاس ہوئی اوسکا محصول
دو دو پیشی سے اور گھی دودھ بھی بیچکر ادا کیا اگرچہ سرکار انگریزی نے بسبب مخالفت دین کے ایک ایک
چیز پر بار بار محصول لگایا اور طرح طرح کا ٹکس لگایا پر یہ تو متقی لوگ دعوی عمل بالحدیث کا
اور عدل اور انصاف کا کرتے ہین تو یہ جنگی ہر چیز پر یعنی کسی مذہب کی حدیث مین نہین ذکر
شاید بحکم الناس علی دین ملوکہم حسب قانون انگریزی کے حلال کر لیا ہو حدیث مین موجود کہ
زمین موات کی گھاس پانی مین سب مخلوق شریک ہو متقی ہنے کوہستان کے ٹکڑے پر بھی محصول
لگا دیا تھا حسب قانون انگریزی کے لیکن رعیت کی واویلا سے بالفعل تو معاف کر دیا ہو دو
معاف رکھین گے اور اپنی ریاست مین حکم عام دیا ہو کہ فیصلا ایک گواہ اور ایک قسم پر کرینگے
اور قرآن کی مخالفت صریح پر حکم دیا اور حدیث مسلم آحاد سے بالکل تھے یعنی حدیث کے حکم
قرآن کا رد کر دیا اور حکم عام دیا کہ ہماری ریاست مین پابندی کسی مذہب کی مرعی نہو اب
روافض سے بھی گذر گئے شہر بھوپال مین جو بڑا شہر ہو سوای اپنے فضل کے ایک دوکان کے
سوا دوسری جگہ اگر غلہ بکے تو مستحق سزا ہو یا جب حکم احتکار کے سرکاری غلہ بکتا ہو گا
یا بنابر لیسن سرکار انگریزی کے اہل پیشہ اور تجار سے سرکار بھوپال لیتی ہو گی یہ بھی عمل
بالحدیث کسی حدیث سے نکالا ہو گا اور جو خرچ رجسٹری کا بائع مشتری وغیرہ پر اور خرچہ
کاغذ اسٹامپ وغیرہ کا عرائض دعوی پر مقرر تھا سمین کی اس طرح طرح کے رسوم تحصیل حسب قانون
انگریزی کے جو نواب والا جاہ نے رعیت پر لگا رکھے ہین یہ سب رسوم و ابواب ظلم صریح ہین اُنکو
بھی عمل بالحدیث جانتے ہونگے اور اس عمل سے آیت وَلَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ
بِالْبَاطِلِ منسوخ سمجھتے ہونگے اور سرکار انگریزی پر کچھ شکایت نہین ہو کہ مخالف دین کے

بخشش ان عالمون کا جو ادعی اہل حدیث ہونیکا دعوی کرتے ہین نواب والاجاہ نے بصفحہ
خطبے تصنیف کرکے اپنی ریاست مین اہلحدیث موافق مذہبون کو حکم ترجیح اور چھپوا دیا اور
اون کو صحابہ و خلفای راشدین کا خطبے مین بدعت بتا کر اونکا ذکر خطبے سے نکال ڈالا ایک باب
کیا شیعہ امس نہج کے افضل ہونے مین باقی رہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو مناقب
خلفا و صحابہ کے خطبے مین بیان فرماتے تھے وہ بھی بدعت ہوگیا خلفائے کے افعال کو تو بدعت
کہتے تھے رسول اللہ کے عمل کو بھی بدعت کردیا سبحان اللہ کیا عمل اہلحدیث ہو سوای اسکے
بعض علامات خوارج کے بھی انمین موجود ہین چنانچہ ابوداود باب قتال خوارج مین حدیث محمد بن کثیر کے
آخر مین ہو ان فی عقب ھذا قوم یقرؤن القرآن لایجاوز حناجرھم یمرقون من
الاسلام مروق السہم من الرمیة یقتلون اہل الاسلام ویدعون اہل الاوثان
لئن انا واللہ ادرکتہم لاقتلنہم قتل عاد انتہی اسی طرح ان مقیمون کو روافض سے اگر
لڑائی تھی تو بجا تھی مگر انکو نہ ہنود سے رنج ہے نہ نصاری سے نہ اور کفار سے فقط اہلسنت سے
دشمنی ہے جب اہل مذہب کا نام سنتے ہین جل جاتے ہین خصوصًا ابوحنیفہ کے نام سے مارے
غصے کے اختیار مین نہین رہتے ایسا ہی نواب والاجاہ اگرچہ امام شافعی و مالک کے نام سے بھی
غصے مین آتے ہین لیکن جب ابوحنیفہ کا نام سن لیتے ہین تو مارے غصے کے اختیار مین نہین رہتے
تقیے سے بھی صبر نہین ہوتا حال قال سے غصہ ٹپک پڑتا ہے باقی مفاسد عقائد کے انکے کتاب
مدار الحق وغیرہ مین لکھے ہین دیکھ لو کہ قائل رجعت کے ہین خدائے تعالے پر کذب جائز رکھتے ہین
علے کل شیء قدیر کو دلیل لاتے ہین محالات کو شیء مین داخل کرتے ہین غرض کہ سارے علامات
تشیع کے اس فرقے مین موجود اگرچہ سارے علامات ہر شخص مین نہین ہین بلکہ کل علامات کل
فرقے مین ہین اسواسطے کہ غرض انکے استادون کی یہی ہے کہ شکوک مین عوام کو ڈال کے اختلافات
کے ذریعے سے انمین عوام کو لڑا بھڑا کے قید شرع سے رہائی دیکر دریائی بے قیدی و غیر مقلدی
انکو عطا الہٰی یا پھر رسائی سے قید رفض مین آجاوینگے اور اگر کسی نے زیادہ ذہن کو لڑایا اور کسی

نیا مذہب کو اختیار کریگا فارغ نہ ہونگے جب تک اوسکا ذہن لیجاویگا چلا جاوے گا جیسا اونکا حال ہے
دہلی کے پہلے ہمنے ان مولوی صاحب کو تقلید کی طرف پایا تھا اور تقیہ سے نماز اہلسنت کی پڑھا کرتے تھے اب تک یہ
کلام جیسے مذہب انہون نے اختیار کیا ہے جو منتشر ہونے کے واسطے اضلال اہل ہند کے ایک برزخ
درمیان تشیع اور سنیت و تسنن کے نکالا ہے سو اب ایام جیونے زیادہ ترقی کی اور حکام سے قربت
معنوی پیدا کی اور عبادت جلیلہ جو جامع مسجد میں ہوئی ہے تاخیر کی اور عوام بیچارہ کو خبر نہیں ان امام
ہمارا کون ہے غرض اس تحریر سے بیان علامات تشیع کا ان غیر مقلدین میں ہے مقصود ہے اور اطالت جواب
یا سوال نہیں اسکے جواب میں کوئی اوقات ضائع کرے کوئی اوسکا ملتفت ہوگا بلکہ اہلسنت کو مناسب ہے
اور اکثر علمای اہلسنت نے یہی بات پسند کی ہے کہ یہ غیر مقلد اپنے غیر مقلد مولوی سے مسئلہ لکھوا کے
استعمال کریں اہلسنت کے روبرو پیش نکریں اور اگر کریں تو اہلسنت اوسپر دستخط نکریں اور اگر کریں تو
مانند مسائل نوشتہ شیعہ کے جھانک دستخط کریں بلکہ جبتک حسب محاوری اپنے کے آیت یا حدیث منصوص
حسب بحزنی کے نہ ملاحظہ بھی نکریں اور سند کتب فقہ کی بطور تقیہ کے جو لکھیں اوسکے لحاظ سے
دستخط نکریں کہ کتب فقہ کو بدتر غنما خوک و سگ سمجھاتے ہیں پھر یہ سند قبیل و اللہ یشہد ان المنافقین
لکاذبون ہوئی کہ تحریر مخالف اعتقاد کے ہے فقط واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ایک
ڈاکٹر صاحب نے مجھسے بیان کیا کہ ایک شخص مدت تک میرے پاس رہا پھر وہ لامذہب ہو گیا میں نے
پوچھا کہ تو کب سے لامذہب ہوا اوسنے بیان کیا کہ میں قدیم سے لامذہب ہوں تقیہ کرکے تمہارے
پاس رہتا تھا میں نے کہا کہ یہ تقیہ کب درست ہے جواب دیا کہ درست ہے اسواسطے کہ مولوی نذیر حسین
صاحب ہمارے پیشوا فرماتے تھے کہ ہمیشہ سے میں یہی مذہب رکھتا ہوں تقیہ کرکے ہمیشہ مذہب
مولانا اسحق صاحب کی جاتا تھا اور وہ مجھے اپنا ہم مذہب جانتے تھے اور میں مخفی اپنے مذہب پر تھا